کچھ خاص نیکیاں جو جنت کا دروازہ اور اس میں داخل ہونے کا ذریعہ ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جَعَلَ الْجَنَّةَ ثَوَابًا لِلطَّائِعِينَ، وَفَتَحَ أَبْوَابَهَا لِلْعَابِدِينَ، وَخَصَّ مِنْهَا بَابًا لِلصَّائِمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ،«أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ»(١)، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ رَبِّكُمْ، فَهِيَ ثَمَرَةُ صَوْمِكُمْ، وَبِهَا تُقْبَلُ أَعْمَالُكُمْ، وَتُرْفَعُ دَرَجَاتُكُمْ، وَيَرْضَى عَنْكُمْ خَالِقُكُمْ، فَيُعْتِقُ مِنَ النَّارِ رِقَابَكُمْ، وَيَفْتَحُ أَبْوَابَ جَنَّاتِهِ لَكُمْ، مِصْدَاقًا لِقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ:(هَذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ* جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ)(٢)

میرے روزہ دار بھائیو! الحمدللہ ہم لوگ رمضان المبارک کی برکتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں اور ہمیں صیام و قیام تلاوت واذکار اور صدقات

(١) مسلم: ١٦٩.
(٢) ص: ٤٩-٥٠

وخیرات کی سعادت مِل رہی ہے سب سے پہلے میں آپ لوگوں کو اس ماہِ مبارک اوراس عظیم الشان موسم کی مبارک باد پیش کرتا ہوں رَمَضان المبارک میں اللہ تعالی جنت کے عظیم الشان اور وسیع دروازے کھول دیتا ہے نیز اپنی اطاعت وعبادت کے دروازے بھی کھول دیتا ہے اور انہیں آسان کردیتا ہے جس کی بدولت بندوں کیلئے جنت تک پہنچنا آسان ہوجاتا ہے[١] نبی کریم صاحبِ خُلق عظیم ﷺ کا فرمان ہے: «إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ؛ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ»[٢]. جب رَمَضان آجاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں میرے بھائیو! کیا آپ کو جنت کے دروازوں کے بارے میں کچھ علم ہے؟ توجاننا چاہیے کہ جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں[٣] رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے «مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ»[٤] (جنت کے ہر دروازے کے دو کناروں کے درمیان) چالیس سال کی مسافت ہے اسکے باوجود اس پر ایک ایسا بھی دن آنے والا ہے جب یہ وسیع دروازے داخل ہونے والوں کی بھیڑ سے تنگ

---

(١) شرح صحيح البخاري لابن بطال: ٤/٢٠.
(٢) متفق عليه.
(٣) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: ٩/٣٥٨٦.
(٤) مسلم: ٢٩٦٧.

پڑتے نظر آئیں گے (یعنی کثیر تعداد میں اللہ کے بندے جنت میں داخل ہوں گے

جنت اور اس کی نعمتوں کی تمنا کرنے والو! اللہ کا شکر ادا کرو اور خوشخبری قبول کروکیونکہ آپ ماہ رمضان میں ہیں اس میں جنت کے دروازے آپ کے سامنے کھلے ہوئے ہیں اور جنت میں داخلے کے اعمال بالکل آسان کردیے گئے ہیں پس نمازوں کو وقت پر ادا کرو فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کرو اور نماز میں خشوع خضوع اختیار کرو اس کی بڑی فضیلت ہے، «فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ»[1] پس جو بندہ نماز قائم کرنے والا ہو گا اس کو نماز کے دروازے سے جنت میں داخل ہونے کیلئے پکارا جائے گا اور اپنے روزے کو آداب و مستحبات کے ساتھ مکمل کرو اور اس میں اچھے اخلاق کا اہتمام کرو تاکہ باب الرَّیّان سے جنت میں داخل ہونے کیلئے آپ کو پکارا جائے نبی رحمۃٌ لِّلعٰلمِیْن ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ:

---

(١) متفق عليه.

أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ»[1]، جنت کے دروازوں میں سے ایک خاص دروازہ ہے جسکو باب الرَّیَّان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس دروازے سے روزہ دار جنت میں داخل ہونگے انکے علاوہ دوسرے لوگ اس سے داخل نہیں ہوسکیں گے اعلان ہوگا کہ روزہ دار بندے کہاں ہیں؟ پس وہ کھڑے ہوں گے (اور جنت میں داخل ہوجائیں گے) ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس دروازے سے داخل نہیں ہوسکے گا، اور کثرت سے صدقات و خیرات کرو کیونکہ صدقہ کی بدولت آپ کا نامہ اعمال نیکیوں سے بھر جائے گا اور آپ کے لئے رب کریم کی جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: «وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ»[2]. اور جو بندہ صدقات کا اہتمام کرنے والا ہوگا صدقہ کے دروازے سے جنت میں داخل کرنے کیلئے اس کو پکارا جائے گا

اللہ کے نیک بندو! خدائے رحیم جلّ جلالہ کے ذِکر سے قطعًا غافل مت رہو کیونکہ ذِکرِ الٰہی جہنم سے بچاؤ کیلئے ایک ڈھال ہے اور جنت کے دروازوں

---

(١) متفق عليه.
(٢) متفق عليه.

میں سے ایک دروازہ ہے حضرت قَیس بن سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟» کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ! ضرور بتلائیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ دروازہ یہ کلمہ ہے: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»[1]. اسی طرح سرورِ کونین ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ وضو کو اچھی طرح مکمل کرلینے کے بعد اللہ کا ذِکر کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے چنانچہ ارشاد ہے: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: تم میں سے جو کوئی بندہ وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا پڑھ لے: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ» اس دعا کی فضیلت کے بارے میں آگے ارشاد ہے: «إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ»[2] تو اس

---

(١) الترمذي: ٣٥٨١، وأحمد: ١٥٤٨٠.
(٢) مسلم: ٢٣٤.

کے لیے جنت کے اٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں وہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے

میرے دوستو! خوب اچھی طرح سمجھ لو یہ مہینہ نیکیوں میں مسابَقہ کا میدان ہے کل آخرت میں ہر ایک کی سبقت واضح ہوجائے گی یقینًا جو سبقت والا بندہ ہوگا وہ جنت کے دروازوں کی طرف سبقت کرے گا اور اس دن جو کامیاب ہوگا اس کو جنت میں داخلہ مل جائے گا اور وہ جنت میں اپنا بالا خانہ اور اپنا ٹھکانہ اچھی طرح پہچان لے گا باری تعالٰی کا ارشاد ہے:(وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ)(١)، اور (اللہ تعالی)انکو جنت میں داخل کریگا جسکی انکو پہچان بھی کرادیگااسی سلسلے نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے:«وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ؛ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا»(٢). اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد(ﷺ) کی جان ہے ہر جنتی جنت میں اپنے ٹھکانے کو دنیا والے اپنے گھر سے بھی زیادہ اچھی طرح پہچان لے گالہذا خوب جَم کر آخرت کی تیاری کرو اور اس دن کی کامیابی اور نَجات کیلئے

---

(١) محمد: ٦.

(٢) البخاري: ٢٤٥٣.

توشہ جمع کرلو آپ کی ساری نیکیاں اور سارے کام نامۂ اعمال میں محفوظ ہو رہے ہیں اللہ ربّ العزّت کا ارشاد ہے،﴿وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾(١). اور تم سب کو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ قیامت کے دن عطا کیا جائے گا تو جس شخص کو دوزخ سے بچالیا گیا اور اسے جنت میں داخل کردیا گیا وہی حقیقی طور پر کامیاب ہوگیا اور دنیوی زندگی تو (جنت کے مقابلے میں) محض دھوکے کا سامان ہے﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(٢).

أَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

(١) آل عمران: ١٨٥.
(٢) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَة

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

میرے روزہ دار بھائیو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ جنت کا سب سے بہترین دروازہ کیا ہے؟ اور یہ دروازہ آپ سے دور نہیں بلکہ یہ آپ کے پاس ہے اور آپ کے بالکل قریب ہے یعنی والدین کے ساتھ حسن سلوک جنت کا بہترین دروازہ ہے کیا آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے: «الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ»(۱). والد تو جنت کا سب سے عمدہ اور اعلی دروازہ ہے پس تم خواہ اس کو ضائع کردو یا اس کی حفاظت کرو، یعنی تم ان کے ساتھ جیسا سلوک کروگے اسی کے مطابق تمہیں بدلہ ملے گا، پس ہمیں اس جنتی دروازہ کی خوب حفاظت کرنی چاہیے اور دل سے اس کی خواہش رکھنی چاہیے بلاشبہ باری تعالیٰ نے اس دروازے تک پہنچنے کی راہ ہمارے لئے آسان کردی ہے اور اس پر بہت زیادہ اجر کا وعدہ فرمایا ہے تو ہم میں سے جن کے والدین یا ان میں کوئی ایک زندہ

---

(۱) الترمذي: ۱۹۰۰، وأحمد: ۲۷۵۱۱.

سلامت ہیں اسے ان کی خوب خدمت کرنی چاہیے ان کا وجود غنیمت سمجھنا چاہیے ان کے ساتھ حسن سلوک چاہیے اس سے پہلے کہ یہ دروازہ ہم پر بند کردیا جائے ،اور جن کے ماں باپ یا ان میں کوئی ایک وفات پاچکے ہیں اسے نیک اولاد کا کردار ادا کرنا چاہیے والدین کے لئے دعائے مغفرت کرنی چاہیے ان کی جانب سے صدقات و خیرات کرنا چاہیے اوران عزیز و اقارب کے ساتھ خوب صلہ رحمی کرنی چاہیے جوماں باپ کی طرف سے ہم سے قربت رکھتے ہیں والدین کے اہل تعلق سے رابطہ رکھنا چاہیے یہ وہ نیکیاں ہیں جن کی برکت سے آپ کیلئے جنت کادروازہ کھل جائے گا اسی طرح جو خاتون اپنے رب کی اطاعت و عبادت کرتی ہے اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے شوہر کیلئے بہترین شریکۂ حیات بن کر رہتی ہے باری تعالٰی کی عبادت اوراپنے بچوں کی تربیت میں شوہر کاتعاون کرتی ہے توقیامت کے دن ایسی نیک بخت خاتون سے فرمایا جائے گا:«ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ»(١). جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ ایسے ہی جو شوہر اپنی بیوی اور بچوں کے حقوق ادا کرتا ہے ان کے تئیں اپنی ذمہ داریاں اچھی طرح پوری کرتا ہے

(١) أحمد: ١٦٦١، وابن ماجه: ١٨٥٥.

اور ان کے تعلق سے اپنے فرائض کو پابندی سے نبھاتا ہے تو ایسے بندے کے لئے اور اس کی فیملی کے لئے اعزاز واکرام ہے اور باری تعالیٰ کی طرف سے جنت کی بشارت ہے (جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ* سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ)[١]. (انہیں لوگوں کے واسطے) ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جن میں وہ لوگ بھی داخل ہوں گے اور ان کے باپ ماں اور بیویوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق ہوں گے وہ بھی داخل ہوں گے اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے آتے ہوں گے (اور یہ کہتے ہوں گے) تم صحت و سلامتی کے ساتھ رہو گے اس بنا پر کہ تم (دین حق پر) مضبوطی سے قائم تھے سو تمہارا انجام بہت اچھا ہے، اللہ کے نیک بندو! رمضان کو غنیمت سمجھو اور اسے خدائے رحمن کی اطاعت میں استعمال کرو تاکہ آپ کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں اور آپ کو فضل الٰہی اور رضائے خداوندی نصیب ہو نیز اپنے رب کی اطاعت و عبادت میں مجاہدہ کرو اپنی فیملی کی باہمی الفت و محبت کی حفاظت کرو اپنے بچوں کی نیک بختی اور استقامت کی

(١) الرعد: ٢٣-٢٤

کوشش کرتے رہو اور صلہ رحمی کا اہتمام کرو کیونکہ یہ نیکیاں جنت تک پہنچنے کا دروازہ ہیں آج ان کو انجام دینا ہمارے لئے آسان ہے نیکیوں کا یہ دروازہ آپ کے سامنے کھلا ہوا ہے آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ وہ ہمیں دونوں جہان کی کامیابی عطا فرمادے ہمیں اپنی رضا و خوشنودی سے نوازدے اور اپنے محبوب اپنے نبی ﷺ کی معیت میں ہمیں جنت میں داخل فرمادے **

وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبارِكْ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ وُفِّقُوا فِي رَمَضَانَ لِعَمَلِ الصَّالِحَاتِ، وَفِعْلِ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكِ الْمُنْكَرَاتِ، فَفَتَحْتَ لَهُمْ أَبْوَابَ الْجِنَانِ، وَنَجَّيْتَهُمْ مِنَ النِّيرَانِ، يَا كَرِيمُ يَا مَنَّانُ.

اللَّهُمَّ أَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، اللَّهُمَّ أَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، اللَّهُمَّ أَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ صِيَامَنَا وَقِيَامَنَا، وَصَالِحَاتِ أَعْمَالِنَا، اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ أَحْبَابًا لَنَا؛ كَانُوا فِي رَمَضَانَ الْمَاضِي مَعَنَا، صَامُوا كَمَا صُمْنَا، وَقَامُوا كَمَا قُمْنَا، وَتَضَرَّعُوا إِلَيْكَ كَمَا تَضَرَّعْنَا، وَهُمُ الْيَوْمَ بَيْنَ يَدَيْكَ، قَدْ فَارَقُونَا إِلَيْكَ، فَأَحْسِنِ اللَّهُمَّ ضِيَافَتَهُمْ، وَافْتَحْ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ لَهُمْ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، والرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ، وَالْمَحَبَّةِ وَالِاطْمِئْنَانِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.